بسم اللہ الرحمن الرحیم

قراءت میں کلمات آگے پیچھے ہوجانے سے نماز کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ امام صاحب نے عشاء کی نماز میں قراءت کرتے ہوئے غلطی سے ''فَسُبۡحٰنَ اللّٰہِ حِیۡنَ تُمۡسُوۡنَ وَ حِیۡنَ تُصۡبِحُوۡنَ'' کی جگہ '' حِیۡنَ تُصۡبِحُوۡنَ وَ حِیۡنَ تُمۡسُوۡنَ'' پڑھ دیا، تو کیا اس صورت میں نماز ہوگئی یا نہیں؟

جواب

پوچھی گئی صورت میں نماز ادا ہوگئی۔

اس مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ قوانینِ شرعیہ کے مطابق نماز میں قراءت کرتے ہوئے کسی کلمہ کو مقدم یا مؤخر کرنے سے نماز اُس وقت فاسد ہوگی جب معنی فاسد ہوجائے اور اگر معنی فاسد نہ ہو، تو نماز فاسد نہیں ہوگی، چونکہ پوچھی گئی صورت میں حِیۡنَ تُصۡبِحُوۡنَ کو حِیۡنَ تُمۡسُوۡنَ پر مقدم کرنے سے معنی میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی کہ ''فَسُبۡحٰنَ اللّٰہِ حِیۡنَ تُمۡسُوۡنَ وَ حِیۡنَ تُصۡبِحُوۡنَ'' کا معنی یہ ہے: ''تو اللہ کی پاکی بیان کرو جب شام کرو اور جب صبح کرو''، جبکہ حِیۡنَ تُصۡبِحُوۡنَ کو حِیۡنَ تُمۡسُوۡنَ پر مقدم کرنے کی صورت میں معنی یہ ہوگا: ''تو اللہ کی پاکی بیان کرو جب صبح کرو اور جب شام کرو''، لہذا معنی فاسد نہ ہونے کی بناء پر نماز درست ہوگئی۔

علامہ ابو المَعالی بخاری حنفی رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات: 616ھ/1219ء) لکھتے ہیں: ''الخطأ في التقديم والتأخير وإنه على وجوه۔۔۔والثاني: أن يقدم كلمة على كلمة، ولا يغير المعنى بأن يقرأ لَهُمۡ فِيۡهَا شَهِيۡقٌ وَّ زَفِيۡرٌ أو يقرأ فَاَنۡبَتۡنَا فِيۡهَا عِنَبًا وَّ حَبًّا لا تفسد صلاته، وإن تغير المعنى تفسد صلاته'' ترجمہ: تقدیم و تاخیر میں خطا کی چند صورتیں ہیں۔۔۔ دوسری یہ ہے کہ ایک کلمہ کو دوسرے پر مقدم کیا جائے اور معنی تبدیل نہ ہو، جیسے (کسی نے لَهُمۡ فِيۡهَا زَفِيۡرٌ وَّ شَهِيۡقٌ کی جگہ) ''لَهُمۡ فِيۡهَا شَهِيۡقٌ وَّ زَفِيۡرٌ'' پڑھ دیا، یا (فَاَنۡبَتۡنَا فِيۡهَا حَبًّا وَّ عِنَبًا کی جگہ) ''فَاَنۡبَتۡنَا فِيۡهَا عِنَبًا وَّ حَبًّا'' پڑھ دیا، تو ایسی صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی اور اگر کسی دوسری جگہ ایسی ہو کہ معنی تبدیل ہوجائے، تو نماز فاسد ہوجائے گی۔ (محیط برھانی، جلد 02، صفحہ 73، مطبوعہ ادارۃ التراث الاسلامی لبنان)

امام کمال الدین ابنِ ہُمَّام رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات: 861ھ/1456ء) لکھتے ہیں: ''وأما التقديم والتأخير، فإن لم يغير لم يفسد نحو فَاَنۡبَتۡنَا فِيۡهَا عِنَبًا وَّ حَبًّا، وإن غير فسد نحو اليسر مكان العسر'' ترجمہ: کلمہ کو مقدم یا مؤخر کرنے میں اگر معنی تبدیل نہ ہو، تو نماز فاسد نہیں ہوگی، جیسے (کسی نے فَاَنۡبَتۡنَا فِيۡهَا حَبًّا وَّ عِنَبًا کی جگہ) فَاَنۡبَتۡنَا فِيۡهَا عِنَبًا وَّ حَبًّا پڑھ دیا، اور اگر معنی تبدیل

ہوجائے، تو نماز فاسد ہوجائے گی، جیسے اَلْعُسْرَ (دشواری) کی جگہ پر اَلْیُسْرَ (آسانی) پڑھ دیا۔ (فتح القدیر، جلد 01، صفحہ 333، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: ”حروف کی تقدیم و تاخیر میں بھی اگر معنی فاسد ہوں، نماز فاسد ہے، ورنہ نہیں، جیسے قَسْوَرَۃٍ (شیر) کو قَوْسَرَۃٍ (کھجور رکھنے کا برتن) پڑھا، عَصْفٍ (بھوسا) کی جگہ عَفْصٍ (مازو کا درخت) پڑھا، فاسد ہوگئی اور اِنْفَجَرَتْ کو اِنْفَرَجَتْ پڑھا، تو نہیں، **یہی حکم کلمہ کی تقدیم تاخیر کا ہے، جیسے {لَهُمْ فِیْهَا زَفِیْرٌ وَّ شَهِیْقٌ} میں شَهِیْقٌ کو زَفِیْرٌ پر مقدم کیا، فاسد نہ ہوئی** اور اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ (بیشک نیک لوگ ضرور دوزخ میں (جانے والے) ہیں۔ اور بیشک بدکار ضرور چین میں ہیں) پڑھا، فاسد ہوگئی۔“ (بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 556، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9895

تاریخ اجراء: 14 شوال المکرم 1447ھ/03 اپریل 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net